ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کو تین روز سے نزلہ زکام اور بخار ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو درد پسلی کی شکایت بہت زیادہ رہی۔ صبح کم تھی۔ ہر روز رات کے وقت زیادہ ہو جاتی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت کسی قدر بہتر ہے۔ لیکن ابھی عوارض

جلد ۳۲ | ۲۹ ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ | ۲۹ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۷۳

روزنامہ الفضل قادیان ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

جماعت احمدیہ کے بزرگوں کی زبان سے

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے محامد کا ذکر

۲۰ مارچ کو مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت جناب چودہری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے محامد و محاسن بیان کرنے کے لئے جو جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس میں بعض بزرگوں نے حضرت میر صاحب مرحوم و مغفور کی زندگی کے بعض نہایت سبق آموز واقعات بیان کئے جنکا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

(۱) جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے

آپ نے فرمایا میر صاحب کی وفات قابل رشک ہے۔ میرے وہ بچپن کے ساتھی تھے۔ قریباً پچیس سال ہمیں مل کر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور کسی شخص کے محاسن جتنے اس کے رفقاء پر ظاہر ہو سکتے ہیں۔ وہ دوسروں پر نہیں ہو سکتے میر صاحب مرحوم نہایت ذکی فہیم اور صائب الرائے انسان تھے۔ مجھے ان پر اتنا اعتماد تھا۔ کہ جس مجلس میں وہ موجود ہوتے۔ میں اس میں بے فکر رہتا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ آج ہم جو فیصلہ کریں گے وہ درست ہوگا۔ جس شام کو مرحوم بیمار ہوئے۔ اس روز ۵ ½ بجے تک میرے ساتھ رہے۔ اور جلسہ لدھیانہ کے انتظامات کا ذکر رہا۔ آخری بات جو مرحوم نے مجھ سے کی۔ یہ تھی کہ ہماری نمازوں کے محفوظ ہونے کا انتظام ہونا ضروری ہے۔ اگر ریزرو گاڑی کا انتظام ہو جائے۔ تو نماز میں نقص نہیں ہو سکتا۔ آپ کبھی گھبراتے نہ تھے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ ساتھیوں سے لڑ پڑتے ہیں۔ اور چڑچڑا پن دکھاتے ہیں۔ مگر مرحوم ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ اب بھی ان کا چہرہ مسکراتا ہوا ہی میری آنکھوں کے آگے پھر رہا ہے۔

(۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحب

آپ نے فرمایا کہ حضرت میر صاحب مرحوم کو میں بچپن سے جانتا ہوں۔ آپ نہایت ذہین اور عقلمند انسان تھے۔ آپ کی تعلیم و تربیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں ہوئی تھی۔ اور دان میں اور حضور علیہ السلام کے بیٹوں میں کوئی فرق نہ کر سکتا تھا۔ حضرت نانا جان مرحوم رضی اللہ عنہ نے جو نیک کام جاری کئے تھے میر صاحب مرحوم نے بھی ان کو جاری رکھا۔ ناظر ضیافت کے فرائض آپ ایسی عمدگی سے ادا کرتے رہے۔ کہ ہم لوگ ہمیشہ اس پر حیران ہوا کرتے تھے۔ کہ وہ اتنا کام کس طرح کرتے ہیں۔ اور اس کے صلہ میں آپ نے کبھی کوئی الاؤنس نہیں لیا۔ بارہا یہ سوال مجلس میں پیش ہوا کہ ان کے ذمہ کام بہت ہے۔ نظارت ضیافت کا کچھ الاؤنس ان کو دیا جائے۔ مگر انہوں نے ہمیشہ انکار کیا بہت بردبار اور متحمل انسان تھے۔ میں نے کبھی ان کو ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ ہمیشہ اپنی رائے پر قائم رہتے تھے۔ مگر اختلاف رائے پر ناراض نہ ہوتے تھے مجلس میں ہمیں ان پر اتنا اعتماد تھا۔ کہ میں تو کئی بار کہا کرتا تھا۔ کہ میر صاحب آپ لکھتے جائیں ہم دستخط کر دیں گے۔ ان کے سپرد کئی کام تھے۔ ہیڈ ماسٹری اور نظارت ضیافت کے علاوہ قاضی بھی تھے۔ دار الشیوخ کے مہتمم تھے۔ انجمن کے ممبر تھے۔ پھر درس دیتے تھے۔ اور اسی طرح ان کے دماغ پر اتنا بوجھ تھا۔ کہ جسے ان کا جسم برداشت نہ کر سکا۔ اور وہ شہید ہو گئے۔

غرباء کو ان سے بہت امداد ملتی تھی۔ ایک احمدی دوست وزیر خان صاحب فوت ہوئے تو ان کی جائداد بھی تھی۔ اور لڑکے بھی تھے۔ مگر ان کے ذمہ وصیت کی رقم بقایا تھی۔ جو ان کے لڑکے دینا نہ چاہتے تھے۔ اور اس طرح وہ مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکتے تھے۔ میر صاحب مرحوم نے ان کی وصیت کا بقایا اپنے ذمہ لے لیا۔ اور اس طرح وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہو گئے۔

(۳) خلیل احمد صاحب ناصر

آپ نے کہا کہ حضرت میر صاحب بہت خوبیوں کے بزرگ تھے۔ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں کھنچی ہوئی ننگی تلوار تھے۔ اسلام اور احمدیت کے نڈر سپاہی تھے۔ ان کے وجود سے احمدیت کی تاریخ کا ایک اہم باب وابستہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ خلافت کی اہمیت سے پوری طرح واقف نہ تھی۔ اس وقت بعض ایسے افراد نے جو جماعت احمدیہ میں وجاہت رکھتے تھے۔ لوگوں کی توجہ کو اس طرف پھیرنے کی کوشش کی کہ جماعت احمدیہ کو خلافت کی ضرورت نہیں۔ مرحوم اس وقت ۲۰ سالہ نوجوان تھے اور جب آپ نے دیکھا کہ اس طرح ایک پھوڑا اندر ہی اندر پک رہا ہے۔ تو آپ نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں خلافت کے متعلق چند سوالات لکھ کر بھیجے غرض یہ تھی۔ کہ خلافت کا صحیح مقام لوگوں کے سامنے آجائے۔ وہ سوالات حضرت خلیفہ اول نے مولوی محمد علی صاحب کے پاس بھیجے اور انہوں نے جو جواب دیا۔ اس سے اس فتنہ کا پوری طرح علم ہو گیا۔ جو اندر ہی اندر پرورش پا رہا تھا۔ اس پر حضرت خلیفہ اول نے ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء کا دن مقرر کر کے بیرونی جماعتوں سے نمائندے بلوائے۔ اور اس طرح وہ پھوڑا چیرا گیا۔ اور خلافت کے انوار و برکات کو لوگوں نے اچھی طرح سمجھ لیا۔ اگر مرحوم یہ اقدام نہ کرتے۔ تو عین ممکن تھا۔ کہ جماعت کو بہت بڑا نقصان پہنچتا۔

(۴) جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے

ملک صاحب نے کہا کہ افسوس میر صاحب

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جو ہماری مجالس کی رونق اور کرسی صدارت کی زینت بنا کرتے تھے۔ جن کی تقریر سننے کے لئے لوگ اس طرح کھنچے چلے آتے تھے۔ جس طرح مقناطیس کی طرف لوہا کھنچا آتا ہے ہم سے جدا ہو گئے۔ مرحوم بڑی عظمت کے مالک تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں ہماری ماں سیدہ ام المومنین مدظلہا العالی کے بھائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برادر نسبتی ہونے کے علاوہ حضور کے رضاعی بیٹے بھی تھے کیونکہ مرحوم نے حضرت ام المومنین کا دودھ پیا تھا۔ مرحوم بہت بڑے خطیب اور مقرر تھے۔ عرصہ ہوا میں نے ایک رسالہ میں ان لیکچراروں کی فہرست پڑھی۔ جن کی تقریر کو شارٹ ہینڈ میں لکھنا ممکن نہیں ان میں اول مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور دوسرے نمبر پر مرحوم میر صاحب کا نام تھا۔ میں نے خود حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہ کوئی قابل سے قابل آدمی بھی اگر قرآن کریم پر اعتراض کرے۔ تو میں اسے دو منٹ میں خاموش کرا سکتا ہوں۔ مگر میر محمد اسحٰق جب مجلس میں بیٹھے ہوں تو میں بہت احتیاط سے بات کرتا ہوں آپ بعض ایسی خوبیاں رکھتے ہیں۔ جو ایک دوسری کی ضد ہیں۔ مثلاً عام طور پر فلسفی اور منطقی قوت عملی بہت کم رکھتے ہیں۔ مگر آپ میں یہ دونوں صفات تھیں۔ آپ غریبوں کے بے حد ہمدرد تھے۔ ایک دفعہ آپ احمدیہ چوک میں کھڑے تھے۔ کہ دار الشیوخ کے بچے نماز کے لئے گزرے۔ آپ نے مولوی شیر محمد صاحب اجمیری سے فرمایا کہ مولوی صاحب یہ میرا باغ ہے۔ ان کی خدمت سے زیادہ میرے لئے خوشکن کام کوئی اور نہیں۔ دار الشیوخ میں بعض بچے اندھے ہیں۔ ایک کی آنکھیں اور ناک بھی خراب ہے۔ آپ لاہور کے جلسہ پر گئے۔ تو وہاں وقت نکال کر ایک ڈاکٹر سے ملے۔ اور اس سے پوچھا کہ اس طرح ایک بچہ ہے۔ کیا اس کی آنکھیں اور ناک کو درست کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوئے۔ کہ ایسا ہو سکتا ہے ؎

(۵) جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے قریباً ۲۲ سال مرحوم کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مرحوم کی قوت گویائی زبردست تھی۔ جب بات کرتے۔ تو معقولات نہ صرف مجسم صورت میں ہماری آنکھوں کے سامنے آ جاتے۔ بلکہ جذبات بھی آپ کی آنکھوں سے آب رواں بن کر بہہ پڑتے۔ اور دوسرے دلوں میں وہی اثر پیدا کر دیتا۔ جو آپ کے دل میں ہوتا۔

انجمن میں جب بھی کوئی مشکل سوال در پیش ہوتا۔ تو آپ فوراً اسے نہایت احسن صورت میں حل کر دیتے۔ جلسہ ہوشیارپور کے بعد میں نے اکثر مرحوم کو اداس دیکھا وجہ دریافت کی تو فرمایا میں تھکا ہوا سا ہوں۔ میں نے کہا آپ آرام کریں۔ ایسا نہ ہو صحت زیادہ خراب ہو جائے تو جواب دیا۔ کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ چند روزہ زندگی ہے۔ جو بھی خدمت ہو سکے غنیمت ہے۔ معلوم نہیں کس خدمت سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جس روز بیمار ہوتے ہیں۔ اس روز بھی مجلس میں شریک ہوئے۔ اور معاملات کے طے کرنے میں پوری دلچسپی لی۔ میرے پاس مکان پر گیارہ بجے کے قریب مبارکباد کہنے کے لئے تشریف لائے اور یہ دیکھ کر کہ آپ بیمار ہیں۔ بخار اور سردرد کی شکایت ہے۔ میں نے دو تین دفعہ کہا۔ کہ آپ آرام کریں۔ بلکہ چاہا کہ میں رخصت لے لوں۔ اور اس بہانہ سے انہیں گھر پر روک رکھوں تا انہیں آرام کا موقعہ ملے۔ مگر نہیں مانے اور فرمایا۔ کام سے طبیعت بہلتی ہے۔ مدرسہ میں امتحانات ہیں کچھ مہمان خانہ کا بھی کام ہے۔ وہیں کچھ آرام کر لوں گا۔ آپ نے میرا مشورہ مانا نہیں۔ میرا خیال تھا۔ کہ آپ صدر انجمن کے اجلاس میں بوجہ بیمار ہونے کے تشریف نہیں لائیں گے مگر جب مجلس معتمدین کے اجلاس میں گیا۔ تو دیکھا کہ میر صاحب موصوف وہاں پہلے سے موجود ہیں

وہ مجلس میں محفل کی رونق تھے۔ جو آج بے رونق ہے۔ ان کے بچپن کا زمانہ بھی مجھے یاد ہے۔ جب وہ پتلے دبلے سے تھے۔ اور نچلا بیٹھنا نہیں جانتے تھے۔ پھر وہ وقت بھی دیکھا۔ کہ جب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ خلیفہ اول کو میں نے یہ فرماتے سنا۔ میر صاحب جب آتے ہیں۔ تو میں محتاط ہو جاتا ہوں۔ یعنی سلسلہ اعتراضات جب ان کی طرف سے شروع ہو جاتا تو آپ کو مسکت جواب دینے میں مشکل سی محسوس ہوتی۔ وزنی اور معقول اعتراض ہوتے۔ قوت منطقی ان کی غیر معمولی تھی یہی شان ان کی مجلس میں ہمارے ساتھ رہی۔

ہم یہاں تعزیت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ مگر ہماری تعزیت جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ میر صاحب مرحوم جیسا مستحق ہم میں پیدا ہو۔ ہمارا خدا ہر بات پر قادر ہے۔ اس لئے اس سے نعم البدل مانگیں اس کے بغیر ہماری تعزیت نہیں۔ صدر انجمن کو ان کی وفات سے سخت نقصان پہنچا ہے۔

(۶) جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد

جناب درد صاحب نے فرمایا کہ مجھے کئی حیثیتوں میں مرحوم کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ مجلس میں کئی بار اختلاف رائے ہوا۔ مگر میں نے مرحوم کے دل پر کبھی اس کا اثر محسوس نہیں کیا۔ پھر ایک زمانہ میں میں ناظر تعلیم و تربیت تھا۔ اور مرحوم ہیڈ ماسٹر تھے اور اس کے باوجود مجلس کے ممبر بھی تھے۔ میں نے ہمیشہ دیکھا۔ کہ دیگر معاملات میں تو مرحوم میری رائے کے ساتھ بعض اوقات اختلاف کر لیتے۔ مگر محکمانہ سوال ہوتا۔ تو ناظر کی رائے سے ہرگز اختلاف نہ کرتے تقویٰ اللہ اور نظام کی شدید پابندی کے جذبہ کے بغیر ایسا ممکن نہیں۔ اور یہ مثال ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ اختلاف رائے کے موقعہ پر بھی جو فیصلہ ہو جاتا۔ مرحوم دیانتداری سے اس کی پابندی کرتے۔ مرحوم ناظر ضیافت تھے۔ انجمن کی طرف سے تقاضہ ہوتا تھا۔ کہ خرچ کم کیا جائے۔ مرحوم نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ ایک کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ چنانچہ ایک کمیٹی مقرر ہوئی جس کا میں بھی ممبر تھا۔ کمیٹی نے جانچ پڑتال کی۔ اور بعض لوگوں کے متعلق کہا۔ کہ یہ نہ غربا میں داخل ہیں۔ اور نہ مہمان ہیں۔ یہ لنگر خانہ سے کیوں کھانا کھاتے ہیں۔ مرحوم نے فرمایا۔ آپ لوگ جو فیصلہ کریں گے۔ اس کی میں تعمیل کروں گا۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر سے کسی کا کھانا بند کر دوں۔

(۷) جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

حضرت سیدہ ام طاہر احمد کے دفن کے موقعہ پر بہشتی مقبرہ میں ہی حضرت میر صاحب نے مجھے فرمایا۔ کہ آج صدارت کے جلسہ میں سیدہ ام طاہر احمد کی وفات کے متعلق بھی تقریر کریں۔ اور جماعت کے جذبات کا اظہار کریں۔ چنانچہ ۶ مارچ کی شب کو حضرت میر صاحب کی صدارت میں یہ تقریر ہوئی۔ مگر کسے معلوم تھا۔ کہ یہ مبارک انسان بھی بہت جلد ہم سے جدا ہونے والا ہے۔ اور ہم دو ہفتے کے اندر اندر اس کی وفات پر افسردہ ہوں گے۔

آج کا یہ جلسہ کوئی رسم اور بدعت نہیں۔ اور نہ ہمارا حق ہے۔ کہ شریعت میں کوئی اضافہ کر سکیں۔ تعمد اور ارادہ سے ایک رسم قائم کرنا علیحدہ امر ہے۔ اور ایک بزرگ کے بعض محاسن کا جذبات کے طبعی اثر کے ماتحت اس لئے ذکر کرنا کہ لوگ ان محاسن کی اتباع کریں بالکل علیحدہ بات ہے۔ انما الاعمال بالنیات۔ ہم اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ کہ ہمارے ذریعہ سے کوئی بدعت قائم ہو

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ میرے استاد ہیں۔ ان کی شفقت و مہربانی سے تمام شاگرد واقف ہیں۔ ان کے احسانات بھلائے نہیں جا سکتے حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص نیک علم سکھائے۔ تو جب تک لوگ اس پر عمل پیرا رہیں اس سکھانے والے کو اجر ملتا ہے۔ اس لحاظ سے حضرت میر صاحب کا صدقہ جاریہ ہے۔ علاوہ مفوضہ تعلیمی شغل حضرت میر صاحب مسجد اقصیٰ میں

بخاری شریف کا درس دیتے تھے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس محبت اور والہانہ عقیدت سے ذکر فرماتے کہ قلوب میں رقّت پیدا ہو جاتی اور اس مجلس میں سننے والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت سے سرشار ہو کر جاتے۔

حضرت میر صاحبؓ کی زندگی کے متعلق بہت کچھ کہا اور لکھا جا سکتا ہے میرے نزدیک ان کی زندگی کو دو لفظوں میں یوں ادا کیا جا سکتا ہے کہ وہ باطل و غلط عقائد کے خلاف ننگی تلوار تھے۔ اور خدا و رسول صلعم کے ذکر کے موقع پر ترجُلِی بَکَّاءً (بہت گریہ کرنے والے انسان تھے۔ اس ذیل میں بیسیوں واقعات اور مثالیں ذکر کی جا سکتی ہیں حضرت میر صاحبؓ کا نام زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ مگر علمی خدمات کے علاوہ حضرت میر صاحب کی ایک امتیازی خوبی مسکین پروری بھی تھی۔ اس لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ ہم سب جو حضرت میر صاحب کے علمی احسانات کے زیر بار ہیں۔ جماعت کے مساکین و یتامی کیلئے دار الشیوخ کے نام سے ایک مناسب حال عمارت حضرت میر صاحبؓ کے صدقہ جاریہ کے طور پر تعمیر کریں۔ اس وقت بھی ہم دعا کریں اور آئندہ بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میر صاحب کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے بچوں کا خود متکفل ہو۔ آمین (اس موقعہ پر حاضرین نے تعمیر دار الشیوخ کی تجویز سے اتفاق کیا۔)

آخر میں مولوی صاحب نے ایک نہایت اہم امر کی طرف احباب کو توجہ دلائی انہوں نے کہا کہ:-

میں بزرگوں اور بھائیوں کو اس ضروری امر کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے خطبہ اور ایک تقریر میں ذکر فرمایا ہے کہ مجدد یہ مصلح موعود کے بارے میں امکانات کا یہ مطلب نہیں کہ میں زیادہ دیر تک زندہ بھی نہ رہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بہر حال مجھ پر اظہار کر دیا ہے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا تو ہی مصداق ہے۔

بھائیو! حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے اس اعلان سے ہمیں بیدار ہو جانا چاہیئے۔ اگرچہ یہ ایک امکانی بات کا بیان ہے مگر جہاں محبت ہوتی ہے انسان امکان سے بھی گھبرا جاتا ہے ؏

یکِ عشق است و ہزار بدگمانی

اکثر احباب نے تو اس اعلان کو سُن کر ہی خاص دعاؤں کی طرف توجہ کر دی ہو گی۔ ممکن ہے بعض دوستوں نے اس خطرہ کو نہ سمجھا ہو۔ اس لئے میں التجا کرتا ہوں کہ ان دنوں خصوصیت سے ہمارا فرض ہے کہ تہجد میں اور دوسری نمازوں میں بارگاہ ایزدی میں عاجزانہ دعائیں کریں۔ تا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں مصلح موعود کے دور سے نوازا ہے۔ وہ اپنے رحم و کرم سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ اور حضور کو صحت و عافیت سے رکھے۔ اور درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ آمین

احباب اس ضروری امر کے لئے بالالتزام دعا فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

زمیندار موصی

بعض علاقوں میں زمینداروں کو گھوڑی پال مربعے ملے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایسی زمین کی پیداوار کے 1/10 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ مگر اب وہ مربعے ان کی ملکیت قرار دیئے جا چکے ہیں۔ اس لئے اب ایسے موصیوں سے ان مربعوں کا 1/10 حصہ مطابق وصیت لیا جائے گا۔ آمدنی کا خواہ وہ 1/10 حصہ مطابق وصیت ادا کرتے رہیں۔ خواہ اس کو 1/10 سے بدل دیں ÷

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

بمبئی اور مضافات میں تبلیغ احمدیت

جناب مہاشہ محمد عمر صاحب، مولوی عبد المالک خان صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب گجرات کاٹھیاواڑ کا دورہ کرتے ہوئے یہاں پہنچے۔ آپ نے شہر کے بعض معززین سے ملاقاتیں کیں اور سلسلہ کے عقائد اور تعلیمات سے آگاہ کیا۔ مسٹر کے ایم منشی سابق ہوم ممبر گورنمنٹ بمبئی اور مشہور لیڈر مسٹر ہیکر خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

تھیوسوفیکل سوسائٹی کے ذمہ دار لوگوں سے ملاقات کر کے پبلک لیکچر کا انتظام کیا گیا جلسہ کی صدارت مسٹر کے ایم منشی نے قبول فرمائی لیکن مسز کستوربا بائی گاندھی کی وفات کے باعث یہ جلسہ ملتوی کیا گیا۔ تاہم سوسائٹی کے بعض لوگوں سے تبادلۂ خیالات کا موقع ملا۔ جناب ملا سیف الدین صاحب طاہر جو بوہرا قوم کے ہیڈ ہیں۔ مبلغین اُن سے ملنے کے لئے گئے پہلے ان کے پرائیویٹ سیکرٹری سے ملاقات کی۔ اور ان کو بتایا کہ ہمارے مبلغین قادیان سے تبلیغ کے سلسلے میں دورہ کر رہے ہیں۔ نیز جماعت کے عقائد اور اس کی اسلامی خدمات بتائیں۔ انہوں نے قرآن کریم کی مختلف آیتوں کی تشریح پوچھی۔ جس کا جواب مہاشہ محمد عمر صاحب نے دیا۔ یہ وہ آیتیں تھیں۔ جن پر عموماً غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں۔ نیز مسئلہ تناسخ کے متعلق بھی دلائل بیان کئے اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مختلف کتب میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ ان اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا یہ کتابیں مجھے بھیجی جائیں۔ جناب گیانی عباد اللہ صاحب سے انہوں نے سکھ مذہب کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ست بچن سے حضرت باوا نانکؒ کے مسلمان ہونے کے دلائل بیان کئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ وہ بہت محظوظ ہوئے اس کے بعد ہم ملا سیف الدین صاحب طاہر سے ملے۔ آپ ایک معمر اور نورانی طرز کے عالم ہیں آپ نے بعض کتابیں بھی عربی میں تصنیف کی ہیں۔ مولوی عبد المالک خان صاحب نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ اور سلسلہ کی مختصر تاریخ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ اُن کے سامنے پیش کیا اور جماعت کے تبلیغی مشن اور تنظیم کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا مجھے آپ سلسلہ کی کتابیں بھیجیں اور مختصراً بعض سوالات پوچھے جن کا جواب دیا گیا۔ جب ہم اٹھ کر آنے لگے تو ہمیں ایک ایک ریشمی رومال اور ایک ایک عربی کتاب دی۔ یہ کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو کتابیں جناب ملا صاحب نے لکھی ہیں ان کی تمہیدوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں چند ایک عربی قصائد بھی شامل ہیں

جناب مہاشہ محمد عمر صاحب نے بعض پنڈتوں سے ملاقات کی۔ اور ویدوں کی تحریف پر دلچسپ مکالمہ ہوا۔ ایک کتب فروش سے وید خریدنے کے لئے گئے تو اس نے کہا۔ آج بارہ سال کے بعد ایک شخص وید خریدنے آیا ہے۔ اور وہ بھی مسلمان!

ممبران دنیا گرو سنگھ سبھا نے گیانی صاحب سے ملے اور اُن کے گوردوارہ میں تینوں صاحبان نے مختصر لیکچر دیئے۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں اس تحقیقات کو پیش کیا۔ جو حضرت باوا نانکؒ سے احمدیوں کی عقیدت کا باعث ہے۔ علاوہ ازیں سکھ مسلم تعلقات پر آپ نے قرآن کریم کی آیتوں اور گرو گرنتھ صاحب کے شبدوں۔ نیز چیدہ چیدہ تاریخی واقعات پر روشنی ڈالی۔ خدا کے فضل سے یہ تقریر بہت مقبول ہوئی اور سکھ پریذیڈنٹ نے خاکسار اور مبلغین سلسلہ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ نیز فرمایا کہ آپ لوگ جس صحیح محبت کے ساتھ ملک کے لوگوں کے تعلقات خوشگوار بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اس کی بنا پر ہم یہی سمجھتے ہیں کہ یہ وطن آپ ہی کا ہے۔ علاوہ ازیں گوردوارہ اکالی دل میں جتھے دار سردار کرتار سنگھ صاحب سے ملاقات کی اس سے بھی مختلف امور پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ یہاں پر بعض مسلمانوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور ایک صاحب سے قبر حضرت مسیحؑ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر مولوی عبد الماجد خان صاحب نے

گفتگو کی۔ بعض عربوں سے بھی ملاقات کی۔ ایک بغداد کے رہنے والے عرب صاحب جو مالکی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں سے مولوی عبدالمالک صاحب نے گفتگو کی۔ یہ صاحب وفات مسیح کے قائل تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے متعلق بہت غور سے سنتے رہے۔ اور قادیان کا پتہ بھی نوٹ کیا۔ ایک عرب صاحب نے فرمایا کہ اہل ہند قرآن اور عربی جانتے ہی نہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اعجاز مسیح اور اعجاز احمدی کا ذکر کیا۔ نیز قرآن کریم کی بعض آیات کے متعلق ان سے چند سوالات کئے جن کے جواب میں عرب صاحب نے وَمَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ کہہ کر ٹال دیا۔ مولوی صاحب نے ان آیات کی تشریح عربی میں بیان کی۔ بعض پارسی، عیسائی، اور یہودی لوگوں سے بھی مولوی صاحب نے گفتگو کی۔ یہاں احباب جماعت مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کے علیحدہ علیحدہ حلقے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان میں مولوی عبدالمالک خان صاحب نے تربیتی تقریریں کیں۔

تھانہ میں تبلیغ

شیر علی صاحب جو تھانہ میں مقیم ہیں اور ایک مخلص نوجوان ہیں۔ انہوں نے مبلغین کو وہاں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جماعت کے کچھ دوست اور مبلغین وہاں پہنچ گئے۔ رات کو شیر علی صاحب نے وہاں کے علم دوست اصحاب جن میں ویدوں کے جاننے والے برہمن بھی تھے اپنے مکان پر مدعو کئے۔ مولوی عبدالمالک خان صاحب نے ایک مبسوط تقریر کی۔ جس میں مخلوق کا خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے ذرائع اور مخلوق کے خدا کے ساتھ خوشگوار زندگی بسر کرنے کے اصول قرآن مجید سے احمدیت کی روشنی میں بیان کئے۔ اور بتایا کہ ان باتوں کو قائم کرنے کے لئے خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ ازاں بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بیان کیا۔ ازاں بعد گیانی عباداللہ صاحب نے تقریر کی جس میں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے جامع ہیں۔ اور قرآن مجید تمام کتابوں کی جامع ہے۔ نیز فرمایا کہ حضرت باوا نانک نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔ حاضرین کی خواہش پر مہاشہ محمد عمر صاحب نے کچھ وید منتر سنائے۔ پھر ان نوجوانوں نے بھی منتر پڑھے اس طرح کئی بار کیا گیا۔ یہ دلچسپ مجلس رات کے ساڑھے بارہ بجے ختم ہوئی۔

پانویل میں تبلیغ

تھانہ سے پچیس میل کے فاصلہ پر پانویل (PANVEL) ایک جگہ ہے۔ یہاں نواب عبدالمومن خان صاحب احمدی رہتے ہیں۔ خدا کے فضل سے آپ ایک مخلص نوجوان ہیں۔ ہمارا قافلہ نواب صاحب کی دعوت پر وہاں پہنچا۔ نواب صاحب نے کھانے پر بعض معززین کو مدعو کیا ہوا تھا۔ ظہر اور عصر کی نمازوں سے فارغ ہو کر مولوی عبدالمالک خان صاحب نے سلسلہ تبلیغ شروع کیا۔ پچیس تیس تعلیم یافتہ آدمی موجود تھے۔ ان میں سے ایک صاحب نے وفات مسیح، دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت کے بارے میں تحریری سوال پیش کئے۔ مولوی صاحب نے نہایت عمدگی اور تفصیل کے ساتھ ان مسائل پر روشنی ڈالی۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق دلائل بیان کئے۔ اور بھی حاضرین میں سے جنہوں نے سوالات کئے۔ ان کے جواب دیئے۔ ۳ بجے سے مغرب کی نماز تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ وہاں پر دو تین اشخاص جو پہلے سے اخبار "الفضل" کا مطالعہ کرتے رہتے تھے اور احمدیت سے متاثر تھے۔ ان کو مولوی صاحب کی اس تبلیغ سے بہت فائدہ پہنچا۔ اور ان کے تمام شبہات دور ہو گئے۔ اگرچہ انہوں نے بیعت نہیں کی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرزور تصدیق کی اور بتایا کہ وہ عنقریب بعض رکاوٹوں کے دور ہونے پر بیعت کریں گے۔ رات کو دس بجے وہاں انجمن اسلامیہ کے مدرسہ میں مبلغین کے لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ مولوی عبدالمالک خان صاحب نے سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت مدلل اور پُرزور تقریر کی۔ ازاں بعد گیانی عباداللہ صاحب نے غیر مسلم کتب سے صداقت اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔

پھر مہاشہ محمد عمر صاحب نے "اسلام کا پیغام غیر مسلم اصحاب کے نام" پر تقریر کی۔ بعض غیر احمدی نوجوانوں کی خواہش پر دوبارہ مولوی عبدالمالک خان صاحب نے دس منٹ ایک اور تقریر کی۔ جس میں مسلمانوں کے سامنے تنظیم و تبلیغ کی اہمیت واضح کی یہ جلسہ ۱۲ بجے برخواست ہوا۔ اس کے بعد قیام گاہ پر بعض لوگ آئے۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے دورہ کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ لوگوں کو کچھ اس رنگ میں سنائی کہ وہ خود ایک مستقل دلچسپ تبلیغ کا ذریعہ بن گئی۔ اور رات کے دو اڑھائی بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

دوسرے دن صبح کو ایک مولوی صاحب تشریف لائے۔ اور بعض سوالات کئے جن کے جوابات مولوی عبدالمالک خان صاحب نے دیئے۔ اور اس طرح لوگوں کو گزشتہ روز کی باتوں کی صداقت کے سمجھنے کا ایک اچھا موقع مل گیا۔ مولوی صاحب نے جس عالمانہ اور محبت آمیز رنگ میں جواب دیئے۔ اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ یہ گفتگو بارہ بجے تک جاری رہی اس کے بعد تمام جماعت کے دوستوں اور حاضرین نے مل کر دعا کی۔ اور قافلہ بمبئی واپس آ گیا۔ ہمارے مبلغین فرض تبلیغ سے کسی وقت بھی غافل نہ رہے اور جاتے ہوئے اور آتے ہوئے ریل اور لاری میں لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے۔ لوگ ہماری باتیں بہت دلچسپی سے سنتے تھے۔ اور اچھا اثر لے کر جاتے تھے۔ اور سلسلہ کے لٹریچر کے لئے اپنے نام اور پتہ نوٹ کراتے تھے۔

مبلغین کی آمد سے جماعت میں ایک خاص بیداری پیدا ہو گئی اور مبلغین کے بتائے ہوئے پروگرام کے ماتحت جماعت نے ایک پراونشل اور مستقل تبلیغی فنڈ قائم کرنے کی سکیم مکمل کر لی ہے۔ جو بغرض منظوری مرکز کو ارسال کی جائیگی مبلغین نے کاٹھیا واڑ اور گجرات کے دورہ میں گجراتی اور مرہٹی زبانوں میں لٹریچر چھپوایا۔ اس ٹریکٹ کو مقامی جماعت بھی چھپوا رہی ہے۔ جو یہاں تقسیم کیا جائیگا۔

احباب جماعت نے مبلغین کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ اور ان سے تبلیغی اور تربیتی رنگ میں فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کی۔ محمد ابراہیم عبداللہ کلیم صاحب شیر علی صاحب اور نواب عبدالمومن خان صاحب خاص طور پر شکریہ کے قابل ہیں اس جگہ میں پانویل PANVEL کے مسلمان بھائیوں کا خصوصیت سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہمارے مبلغین کی باتوں کو سُنا۔ اور ان کے لیکچروں کا انتظام کیا۔

مبلغین نے مرکزی اور مقامی چندوں کی ادائیگی کے متعلق فرداً فرداً اور مجموعی طور پر توجہ دلائی۔ خدا کے فضل سے یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔ ایک صاحب بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(عبداللطیف جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ بمبئی)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ دوست اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں کثرت سے داخل کرائیں تاکہ وہ جلد از جلد احمدیت کے مبلغ بن نکلیں یہ خطبہ جمعہ اپنے وقت پر شائع ہوگا۔ مگر مومن نیکی کے کاموں میں مسابقت اختیار کرتا ہے اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ احباب تک حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو پہنچا دیا جائے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین کئی بار فرما چکے ہیں۔ اس جنگ کے اختتام پر دنیا میں ایک خلا پیدا ہوگا۔ جس کو پُر کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو آگے بڑھنا ہوگا۔ اس لئے احمدی بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں تعلیم دی جانی ضروری ہے اور اس سکول کی غرض یہی ہے جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرما چکے ہیں۔ وقت تھوڑا۔ کام بہت ہے۔ ذمہ داریاں زیادہ ہیں سلسلہ کے علماء کم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ نئے علماء پیدا کرنا نہایت ضروری ہے حضور کے ارشاد سے اب مدرسہ احمدیہ میں انگلو ورنیکلر مڈل پاس طلبہ داخل کئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے صرف چار سال ۴۴

۴۴ کورس مدرسہ ہذا میں مقرر ہے۔ سکول یکم اپریل ۱۹۴۵ء سے کھل رہا ہے۔ آپ اپنے بچوں کو جو اس میں داخل ہونے کے قابل ہیں جلد از جلد بھیجدیں۔ تاکہ اُن کی پڑھائی میں حرج واقع نہ ہو۔ یا زیادہ سے زیادہ مجالس شوریٰ میں اپنے ہمراہ لے آویں۔ اور مدرسہ ہوشیار طلبہ کو وظائف بھی دینے کی سفارش کرے گا۔ والسلام

(خاکسار عبدالرحمٰن قائم مقام ہیڈ ماسٹر)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۱۵۶ منکہ شیر محمد ولد کریم بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بڈھانوں ڈاکخانہ راجوری ضلع ریاسی صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں:۔

۱۔ بیل یک قیمتی ۳۰/- روپیہ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ زمین وغیرہ کی کاشت پر ہے۔ جو میں والد صاحب کی کاشت کرتا ہوں جس میں سے مجھے حصہ کے طور پر تقریباً مبلغ ۳۰/- روپے سالانہ کی آمد ہوتی ہے۔ میں اس آمد کے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تا زیست اپنی آمد و جائیداد پیدا کردہ کی اطلاع وقتاً فوقتاً مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ شیر محمد موصی بقلم خود بڈھانوں۔
گواہ شد:۔ محمد ثناء اللہ احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بڈھانوں۔ گواہ شد:۔ محمد احمد خان نعیم انسپکٹر بیت المال۔

۷۱۶۵ منکہ عطاء اللہ ولد نور محمد صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۶ء ساکن بڈھانوں ڈاکخانہ راجوری ضلع ریاسی صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری غیر منقولہ جائیداد بصورت زرعی زمین بڈھانوں میں چار گھماؤں ہے۔ لیکن اس میں سے میں تین گھماؤں اپنے تین بیٹوں میں تقسیم کر چکا ہوں۔ اسوقت میرے حصہ کی زمین ایک گھماؤں ہے۔ جو میرے قبضہ میں ہے۔ اس کی قیمت بازاری نرخ کے مطابق یکصد روپیہ ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی اس حصہ وصیت کردہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دونگا۔

۲۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں نہ منقولہ نہ غیر منقولہ۔ لیکن میرا گذارہ کاشت پر ہے۔ میں اپنی اس آمد کا بھی دسواں حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عطاء اللہ موصی۔ گواہ شد:۔ محمد ثناء اللہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بڈھانوں۔
گواہ شد:۔ محمد احمد خاں نعیم انسپکٹر بیت المال۔

۷۲۴۸ منکہ عنایت بیگم زوجہ محمد عیسیٰ صاحب قوم قریشی صدیقی عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بھاگلپور حال کانپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا مہر میرے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ میرے پاس اس وقت آٹھ ہزار روپیہ کی رقم موجود ہے۔ جو نے اپنے شوہر محمد عیسیٰ صاحب کے نام سے بنکوں میں اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بطور امانت جمع کرایا ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس سونے کی دو عدد چوڑیاں قیمتی چار سو روپیہ ہیں۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور جو جائیداد میری وفات پر پائی جائے اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامۃ

بقلم عنایت بیگم احمدی موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد عیسیٰ

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو۔ وہاں کے تعلیم یافتہ غیر احمدی وغیر مسلم کے پتہ روانہ کرے۔ معہ ہر پتہ چار آنہ کے ٹکٹ۔ اس کے عوض ان کو اردو یا انگریزی مناسب لٹریچر روانہ کیا جائے گا۔ اس طرح بفضل خدا تمام ہندوستان میں جلد تبلیغ ہو جائے گی۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۲۷ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی نے اس تحریک کو ۵۶ اور ۵۵ آراء کے تناسب سے نامنظور کر دیا۔ کہ فنانس بل پر غور کیا جائے۔ بحث سات روز تک جاری رہی۔ اور تیس ممبروں نے اس میں حصہ لیا۔ آج پارٹی لیڈروں نے تقریریں کیں۔ مسلم لیگ کے ڈپٹی لیڈر نواب زادہ لیاقت علی خاں نے کہا۔ کہ حکومت کا یہ قول غلط ہے۔ کہ اس نے ملکی انتظام میں اہل ملک کی کوئی مدد حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اگر وہ کہے۔ کہ کانگرس نے اس کی تمام کوششوں کو ٹھکرا دیا۔ تو مسلم لیگ کے بارہ میں وہ کیا کہہ سکتی ہے۔ مسلم لیگ کی پالیسی یہ ہے۔ کہ وہ حکومت کا باعزت طور پر ساتھ دینا چاہتی ہے۔ مگر وہ قافلہ کے پیچھے چلنے والے اور غلام کی حیثیت ... کام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ گو میری پارٹی اس خرچ کی منظوری دینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتی۔ کہ ملکی بچاؤ پر روپیہ خرچ نہ کیا جائے۔ نیشلسٹ پارٹی کے لیڈر نے کہا۔ کہ نئے ٹیکس لگانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ ٹیکسوں کا بوجھ زیادہ تر غریبوں پر پڑتا ہے۔ سر جرمی ریسمین نے بحث کا جواب دیتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ اس موقعہ پر کانگرس اور مسلم لیگ میں جو میل جول قائم ہوا ہے۔ وہ آئندہ بھی قائم رہے گا۔

واشنگٹن ۲۷ مارچ۔ امریکن فوجوں نے ایڈمریلٹی کے مجمع الجزائر کے دو مزید جزائر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپان کی اصل سرزمین سے ۱۵۰۰ میل جنوب مشرق میں امریکن طیاروں نے دشمن کے مقبوضات پر حملے کئے۔

لنڈن ۲۷ مارچ۔ ہوائی وزارت کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ کل بھاری اتحادی طیاروں نے جرمنی کے صنعتی مرکز روہر کے عین قلب میں ایسن کے شہر پر زبردست حملہ کیا۔ اور بھاری بموں کے علاوہ آتش افروز بم بھی پھینکے۔ اور بعض اور ٹھکانوں کو بھی نشانہ بنایا۔ اور دشمن کے پانیوں میں سرنگیں بچھائیں۔ ان حملوں کے بعد صرف ۹ بمبار واپس نہیں آئے۔

لنڈن ۲۷ مارچ۔ اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی میں کاسینو کے محاذ پر اتحادی توپ خانہ سرگرم عمل رہا۔ انزیو کے محاذ پر دشمن کے دو معمولی حملے پسپا کر دئے گئے۔ باقی محاذوں پر صرف گشتی سرگرمیاں جاری رہیں۔

ماسکو ۲۷ مارچ۔ روسی فوجیں رومانیہ کی سرحد پر پہنچ گئی ہیں۔ اور سرحدی دریا کو پچاس میل علاقہ میں عبور کر رہی ہیں۔ بسریبیا کے شہر بالٹی پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ ٹارنوپول کو گھیر لیا ہے۔ اور اسکے بازاروں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ رومانیہ کی سرحد پر پہنچنے کی خوشی میں یہاں توپوں کی زبردست سلامی دی گئی۔

دہلی ۲۷ مارچ۔ برما میں چودھویں فوج نے ایک اور پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک ہفتہ میں یہ دوسری پہاڑی پر قبضہ ہوا ہے۔ دشمن کے کئی ٹینک بھی تباہ کر دئے گئے۔ ایک چوکی سے بھی دشمن کو نکال دیا گیا۔ سڑک کے مشرق میں گشتی دستوں کی جھڑپیں جاری ہیں مگر کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ مکانگ کی وادی میں چینی فوجوں نے ایک جاپانی چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۷ مارچ۔ آج ملک معظم نے افواج کے افسر اعلیٰ کی حیثیت سے بکنگھم پیلس کے سامنے افواج کی سلامی لی۔ یہ بہت خوشکن

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج بہادر درجہ سوئم پاکپٹن ضلع منٹگمری

دعویٰ دیوانی نمبر ۵۶۰ بابت ۱۹۴۳ء

مسماۃ ظہران دختر علاول ذات پٹھان۔ ساکن کالا پٹھان تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری بنام شاہ محمد ولد عبد الواہب قوم پٹھان۔ ساکن ماچھی سنگھ تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری

دعویٰ تنسیخ نکاح

بنام شاہ محمد ولد عبد الواہب قوم پٹھان ساکن ماچھی سنگھ تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی شاہ محمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام شاہ محمد مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر شاہ محمد مذکور تاریخ ۵ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء کو مقام پاکپٹن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۲۱ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۶ مارچ کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے رفیق احمد صاحب فورتھ ایئر میڈیکل کالج لاہور ولد ڈاکٹر ایس۔ اے صوفی صاحب کا نکاح صادقہ سلطانہ بیگم بنت ماسٹر عبد القیوم صاحب قادیان سے ایک ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک میں پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جانبین کیلئے بابرکت کرے آمین

خاکسار ڈاکٹر عبد اللطیف آف ننگل باغبانان قادیان